قرآن کریم کا زندہ معجزہ

علی عباس بخاری

ایک عجوبہ روزگار بچے کا زندگی نامہ' خصوصیات اور انٹرویو پیش خدمت ہے۔ اس مضمون کی تیاری میں جناب علی عباس صاحب نے ایران کے مختلف اخبارات' جمہوری اسلامی' رسالت' کیہان اور مختلف رسالوں "الکلمہ الطیبہ' رواق نور" ویڈیو فلموں اور پاکستان میں طبع ہونے والے رسائل "پیام زینب" اور "معصوم" سے استفادہ کیا ہے۔

ان دنوں عالم اسلام میں کمسن ترین حافظ قرآن کی قابلیتوں کا بڑا چرچا ہے ایران کے متبرک شہر قم کے رہنے والے سید محمد حسین طباطبائی کو "علم الہدی" (ہدایت کا پرچم) کا لقب دیا گیا ہے۔ سید محمد حسین نہ فقط سارے قرآن کریم کے حافظ ہیں بلکہ اصول کافی' نہج البلاغہ' گلستان سعدی اور گلستان محتشم کے بعض حصوں کے بھی حافظ ہیں۔محمد حسین کے والد گرامی سید مہدی طباطبائی بھی ایک نامور عالم دین ہیں انہوں نے اپنے اس نابغہ روزگار فرزند کی تربیت کی ہے۔ سید محمد حسین طباطبائی جو اس دور میں قرآن کا ایک زندہ معجزہ اور قرآن کی حقانیت کے زندہ گواہ ہے' نے بہت سے اخباروں' رسالوں' جرائد اور ٹی وی کو انٹرویوز دیے ہیں اور بہت سے ملکوں کے دورے کئے اور قرآنی محافل میں شرکت کی ہے۔ اپنی خداداد صلاحیتوں سے بڑے بڑے علماء اور دانشمندوں کو حیرت میں ڈال دیا ہے۔ کیونکہ وہ اپنی گفتگو میں قرآن مجید کی آیات سے مدد لیتے ہیں گویا وہ اس دور میں "متکلم بالقرآن" ہیں۔ پانچ سال کی عمر میں حجاز یونیورسٹی لندن سے P.H.D کی ڈگری حاصل کی ہے۔ بچوں کی تربیت میں والدین کے بنیادی کردار کے پیش نظر ہم پہلے سید محمد حسین طباطبائی کے والد گرامی سے کئے گئے انٹرویوز کا خلاصہ پیش کرتے ہیں تاکہ معلوم ہو سکے کہ بچے کی خداداد صلاحیتوں کو پروان چڑھانے کے لئے والدین کیا کردار ادا کر سکتے ہیں۔

سید محمد حسین کے والد گرامی سے پوچھے گئے سوالات اور ان کے جوابات

س : کیا آپ بھی حافظ قرآن کریم ہیں؟

سید مھدی طباطبائی : جی ہاں ! میں بھی حافظ قرآن کریم ہوں۔

س : کیا آپ کی نظر میں سید محمد حسین دیگر بچوں سے کھیل کود کے لحاظ سے مختلف ہے۔

ج : نہیں ! سید محمد حسین بھی دوسرے بچوں کی طرح ہے۔ اس میں کوئی ایسی چیز نہیں جو اسے' اس لحاظ سے دیگر بچوں سے جدا کرتی ہو۔

س : سب سے پہلے آپ کب' اور کس وقت متوجہ ہوئے کہ آپ کے بیٹے میں حفظ قرآن کریم کی صلاحیت پائی جاتی ہے؟

ج : جب سید محمد حسین "دو" سال کا تھا حسب معمول ایک دن اس کے چچا گھر آئے ہوئے تھے۔ اتفاقاً" اس سے قرآن کریم کے تیسویں پارے کی ایک دو سورتیں پوچھیں تو اس نے فوراً" سنا دیں' یہ بات ہمارے لئے حیران کن تھی' لہٰذا ہم نے مزید سورتیں سننا چاہیں اور وہ اطمینان سے سناتا گیا ہمیں بہت حیرانی ہوئی کہ محمد حسین جو دو سال کا ہے بغیر کسی تعلیم کے اس نے تقریباً" تیسواں پارہ حفظ کر رکھا ہے لہٰذا ہم نے اس مسئلے کو اہمیت دی اور حفظ کریم کی تعلیم اس کے لئے باقاعدہ شروع کر دی۔

س : اس کی کیا وجہ تھی کہ سید محمد حسین کو دو سال کی عمر میں بغیر کسی تعلیم کے تیسواں پارہ حفظ تھا؟

ج : کیونکہ میں' اس کی والدہ اور باقی بچے گھر میں ہر روز حفظ قرآن پر کام کرتے تھے۔ اس کی والدہ حفظ قرآن کی کلاسیں بھی لیتی تھیں۔ تدریس کے وقت اسے بھی ساتھ لے جاتی تھیں۔ اس طرح وہ آہستہ آہستہ آیات قرآن کریم سے مانوس ہوتا چلا گیا اور خدا تعالیٰ کی عنایت سے آیات قرآنی اسے ذہن نشین ہوتی گئیں۔

س : اس بات کے پیش نظر کہ ابتداء میں اسے اپنی مادری زبان پوری طرح نہیں آتی تھی ایسے میں آپ نے حفظ کے سلسلے میں کیا روش اختیار کی' ہر روز اسے کتنا قرآن یاد کرواتے تھے؟

ج : ابتداء میں "علم الھدی" کو میں نے ایک ایک لفظ یاد کروانا شروع کیا پھر تدریجاً" الفاظ میں اضافہ کرتا رہا' اس طرح کہ ایک دن ایک لفظ اور دوسرے دن دو الفاظ پھر اس طرح آہستہ آہستہ آدھی سطر' ایک سطر' پانچ سطر' دس سطریں یہاں تک کہ مکمل صفحے تک پہنچ گئے اور پورا قرآن کریم اسے زبانی یاد ہو گیا۔

س : کسی بھی دو سال یا تین سال کے بچے کو غیر مادری زبان یاد کروانا بہت مشکل کام ہے اور جبکہ وہ لکھنا اور پڑھنا بھی نہ جانتا ہو۔ اس صورت حال میں آپ نے اسے کیسے قرآن حفظ کروایا؟

ج : اس سے پہلے کہ میں اسے حفظ کرواتا' آیات کا ترجمہ' اس کا مفہوم اسے بتاتا تھا اور سمجھاتا تھا۔ "علم الھدیٰ" کو آیات کے معانی اور واقعات سن کر بڑا لطف آتا تھا۔

س : سید محمد حسین نے کتنی مدت میں قرآن کریم حفظ کر لیا؟
ج : مجموعاً" تین سال کی مدت میں سید محمد حسین نے کل قرآن کریم حفظ کیا۔
س : اس کے باوجود کہ سید محمد حسین نے کسی باقاعدہ سکول وغیرہ میں پڑھنا شروع نہیں کیا تھا تو کیسے اسے آپ نے آیات کا ترجمہ یاد کروایا؟ اور اصولاً" حفظ کے سلسلے میں زبان فارسی' متن کو پڑھنا' الفاظ کی پہچان وغیرہ کی ضرورت ہوتی ہے' ایسے میں محمد حسین نے قرآن کو کیسے یاد کیا؟
ج : جب محمد حسین "چار" سال کا تھا' اسے میں نے فارسی لکھنا اور پڑھنا سکھا دیا تھا۔ پھر عربی الفاظ کی پہچان وغیرہ کروائی اور اس کے ساتھ ساتھ اس نے دوسری کتابیں بھی پڑھنا شروع کر دیں۔
س : حفظ قرآن کی مشق کے لئے آپ کیا کرتے تھے؟
ج : جب میں نے "علم الھدیٰ" کو آیت کا ترجمہ بیان کرنے کے بعد ان ہی آیات کو ہاتھ کے اشارے کی مدد سے بھی یاد کرواتا تھا' تمرین کا طریقہ کار یہ تھا کہ ہم "سات" دن تک ایک ہی صفحہ پر کام کرتے تھے۔ اس طرح کہ دوسرے دن تک جو آیات حفظ کی ہوتیں انہیں اشارات کے مدد سے پڑھتے۔ اور پھر باقی دن اشاروں کی مدد کے بغیر' تمام صفحہ قرائت کرتے ۔ دہرائی کے ساتھ ساتھ ہر روز ایک اگلا صفحہ زبانی یاد کیا کرتے تھے۔ اور پہلے کے صفحات جو یاد کئے ہوتے انہیں "سات" دن تک دہراتے رہتے۔ یوں ہم مشق کرتے رہتے تھے۔
س : "علم الھدیٰ" آیات قرآنی کا کس طریقے سے ترجمہ کرتا ہے؟
ج : ابتداء میں "علم الھدیٰ" اسی طرح آیات کا ترجمہ کرتا تھا' جس طرح اسے میں نے یاد کروایا تھا۔ لیکن بعد میں جب اس نے پڑھنا سیکھ لیا تو وہ خود قرآنی' الفاظ کی وہ کاپی جو میں نے بنائی ہے اس کا مطالعہ کرتا تھا لہٰذا مطالعہ کی مدد سے اسے آیات کے ترجمے میں مہارت ہو گئی ہے۔
س : اس موضوع کی اہمیت کے پیش نظر' کہ قرآنی الفاظ کی وہ کاپی جو آپ کی تیار کی ہوئی ہے' اس کے بارے میں وضاحت کریں؟
ج : میں نے اس کاپی میں پہلے قرآنی الفاظ اور پھر قرآنی اصطلاحات کو درج کیا ہے مثال کے طور پر لفظ "ان" اور اس سے ملتے جلتے الفاظ' اسی طرح لفظ " یٰسین" اور اس سے ملتے جلتے الفاظ وغیرہ ... الفاظ کے ساتھ ساتھ ان کے معنی بھی کاپی میں درج ہیں "علم الھدیٰ" اس کاپی کا ہر روز مطالعہ کرتا ہے۔
س: علم الھدیٰ کس طرح لوگوں کے سوالات کے جوابات آیات قرآنی سے دیتا ہے؟
ج : "علم الھدیٰ" کا یہ وصف قرآن کی آیات پر اس کی دسترس کا نتیجہ ہے اسے عربی الفاظ کی پہچان کے بعد قرآن کریم کے ترجمے سے لوگوں کے جوابات آیات قرآنی سے دینے میں بہت مدد ملی ہے۔
س : سید محمد حسین صفحات قرآن کا پہلا لفظ (کلمہ) کس طرح بتاتا ہے؟
ج : میں نے اسے یہ نہیں سکھایا بلکہ اس نے خود ہی سیکھا ہے اس سے جب کسی آیت کے بارے

سوال کیا جاتا ہے تو فوراً اس کے ذہن میں اس آیت کی تصویر اور مقام آ جاتا ہے اسی طرح اس صفحہ کی تصویر بھی اس کے ذہن میں آجاتی ہے۔ لہٰذا وہ بتا سکتا ہے کہ آیت کون سے صفحہ پر ہے۔ وہ صفحہ کس آیت کے ساتھ شروع ہوتا ہے۔ محمد حسین یہ بھی بتا سکتا ہے کہ مقابل صفحہ کی پہلی آیت کونسی ہے (یہ ہمارے لئے بہت حیرت انگیز ہے۔)

س: علم الہدیٰ کا اپنے بہن بھائیوں کے ساتھ کیسا رویہ ہے؟

ج: محمد حسین بہرحال بچہ ہے اور اس میں بچوں کی سی خواہشات اور بچوں کی سی معصومیت ہے۔ مگر اس کے ساتھ ساتھ وہ اکثر کھیل کھیل میں بھی قرآنی آیات سے اپنا ما فی الضمیر بیان کرتا ہے۔ مثلاً ایک دن گھر میں دوسرے بچے نے اس کا راستہ روکا تو اس نے قرآن مجید کی یہ آیت پڑھی۔ وَلَا تَقْعُدُوا بِكُلِّ صِرَاطٍ تُوعِدُونَ وَ تَصُدُّونَ عَنْ سَبِيلِ اللّٰهِ مَنْ آمَنَ بِهٖ "اور ہر راستے پر نہ بیٹھو تاکہ (باایمان لوگوں کو) دھمکیاں دو اور مومنوں کو راہ راست سے روکو۔" (سورہ اعراف' آیت نمبر۸۶)۔ کچھ دن پہلے اس کا بھائی سے جھگڑا ہوگیا۔ علم الہدیٰ آگے تھا اور اس کا بھائی اسے پکڑنے کے لئے اس کا پیچھا کر رہا تھا۔ علم الہدیٰ میرے پاس آیا اور بے اختیار قرآن کی یہ آیت پڑھی۔ نَجِّنِي مِنَ الْقَوْمِ الظَّالِمِينَ۔ ترجمہ۔ "مجھے ظالم لوگوں سے نجات دے" (سورہ قصص' آیت ۲۱)

اسی طرح ایک مرتبہ اس کی بہن نور الہدیٰ کو کسی نے شہد کا تحفہ دیا تو اس کی بہن نے کہا۔ "مجھے شہد پسند نہیں ہے۔" اس وقت محمد حسین نے قرآن کی یہ آیت پڑھی۔ يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ لِمَ تُحَرِّمُ مَا أَحَلَّ اللّٰهُ لَكَ ترجمہ۔ "اے رسول جو چیز خدا نے تیرے لئے حلال کی ہے اسے تم اپنے آپ پر کیوں حرام کرتے ہو" (سورہ تحریم' آیت ۱)

س: علم الہدیٰ نے ایران کی کن بزرگ شخصیات سے ملاقات کی ہے۔

ج: علم الہدیٰ نے رہبر انقلاب اسلامی حضرت آیت اللہ العظمیٰ خامنہ ای سے شرف ملاقات حاصل کیا ہے۔ ایران کے سابق صدر جناب آیت اللہ ہاشمی رفسنجانی نے بھی اسے اپنے پاس بلایا تھا۔ صدر مملکت نے اس بچے کو تحائف پیش کئے تو محمد حسین نے قرآن کی آیت تلاوت کی۔ وَإِنِّي مُرْسِلَةٌ إِلَيْهِم بِهَدِيَّةٍ فَنَاظِرَةٌ بِمَ يَرْجِعُ الْمُرْسَلُونَ ترجمہ۔ "اور میں ان کے پاس (ایلچیوں کی معرفت تحفہ بھیج کر دیکھتی ہوں کہ ایلچی لوگ کیا جواب لاتے ہیں۔" (النمل' آیت ۳۵)۔ یہ آیت سن کر جناب ہاشمی رفسنجانی بے حد خوش ہوئے اور انہوں نے فرمایا کہ محمد حسین طباطبائی کی ذہانت اور علمی استعداد غیر معمولی ہے۔ اس انداز سے حفظ قرآن میں کامیابی کے بارے میں تحقیق ہونی چاہیے۔ علم الہدیٰ نے حوزہ علمیہ قم کے مشہور و معروف علماء آیت اللہ جوادی آملی اور آیت اللہ حسن زادہ آملی سے بھی قرآن کی زبان میں گفتگو کی ہے۔ یہ گفتگو ریکارڈ کر لی گئی ہے اور سننے سے تعلق رکھتی ہے۔ آیت اللہ خزعلی نے تین دن تک روزانہ تین تین گھنٹے تک اس بچے کی علمی استعداد کا امتحان لیا اور اس نے ہر جواب کا درست

جواب دیا۔ آقائے خزعلی نے تحفے کے طور پر محمد حسین کو تفسیر المیزان کا بیس جلدوں پر مبنی سیٹ بھی عنایت فرمایا۔ ایک دن آقائے خزعلی نے محمد حسین سے کہا کہ میں آپ کو ایک لباس دینا چاہتا ہوں۔ اس پر محمد حسین نے قرآن کی یہ آیت پڑھی۔ وَ لِبَاسُ التَّقْوٰى ذٰلِكَ خَيْرٌ ترجمہ۔ ؟بہترین لباس تقویٰ کا لباس ہے۔" (سورہ اعراف' آیت ۲۱)۔

س: سید محمد حسین کے حافظ قرآن ہونے میں اس کی والدہ کا کیا کردار ہے؟

ج: اس سلسلے میں محمد حسین کی والدہ نے بہت محنت کی ہے۔ وہ خود بھی قرآن کی حافظہ ہیں۔ ان کی شخصیت کا محمد حسین پر بہت اثر پڑا ہے۔ جب وہ محمد حسین کو جھولے میں جھلاتی تھیں تو ساتھ ساتھ آیات قرآنی کی تلاوت بھی کرتی رہتی تھیں جب کوئی بچہ جھولے کی عمر سے قرآن کی تلاوت سنے تو بڑا ہو کر اس سے متاثر ہوئے بغیر نہیں رہ سکتا۔

س: آپ ابھی ابھی چند ممالک کا سفر کر کے آئے ہیں اس سلسلے میں ہمیں کچھ بتائیں۔

ج: جی ہاں ہمارا نو روزہ سفر چار ممالک کا تھا۔ پہلے دن ہم اسلوانیا میں تھے اور پانچ دن ہم نے بوسنیا میں گذارے تو ہماری ملاقات بوسنیا کے صدر جناب عزت بیگووچ کے ساتھ ہوئی ملاقات میں ان کے معاونین بھی موجود تھے۔ اس ملاقات میں سب نے مختلف سوالات کئے۔ جناب عزت بیگوچ نے محمد حسین سے یہ سوال کیا کہ مسلمانوں کے آپس کے روابط اور تعلقات کے بارے میں آپ کا نقطہ نظر کیا ہے۔

محمد حسین۔ اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ اِخْوَةٌ

عزت بیگووچ: ہمارے ملک اور آپ کے ملک میں بہت فاصلہ ہے۔

محمد حسین۔ اِنَّا خَلَقْنٰكُمْ مِنْ ذَكَرٍ وَّ اُنْثٰى وَ جَعَلْنٰكُمْ شُعُوْبًا وَّ قَبَآئِلَ لِتَعَارَفُوْا(سورہ حجرات' آیت۱۳)۔ ہم نے تم سب کو ایک مرد اور ایک عورت سے پیدا کیا ہے اور ہم ہی نے تمہارے قبیلے اور برادریاں بنائیں تاکہ آپ ایک دوسرے کو شناخت کر سکیں۔

عزت بیگووچ کے معاونین میں سے ایک نے سوال کیا کہ آپ کی نظر میں انسانی زندگی کا نقطہ آغاز کیا ہے۔

محمد حسین۔ وَ جَعَلْنَا مِنَ الْمَآءِ كُلَّ شَيْءٍ حَيٍّ (سورہ انبیاء' آیت ۳۰) اور ہم ہی نے ہر جاندار چیز کو پانی سے پیدا کیا۔

سوال کیا گیا کہ ابھی اگر دروازے سے کوئی شخص آجائے تو آپ کیا کریں گے؟

ج۔ اِذَا جَآءَكَ الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِاٰيٰتِنَا فَقُلْ سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ اور جو لوگ ہماری آیتوں پر ایمان لائے ہیں جب وہ اہل ایمان تمہارے پاس آئیں تو تم سلام علیکم کہو۔ اسی رات سرایو شہر کی جامع کبیر میں گئے اور مغرب و عشاء کی نماز کے بعد محمد حسین نے سرایو شہر کے علماء اور دیگر مسلمانوں کے

درمیان پروگرام میں شرکت کی اور مختلف موضوعات اور مسائل کے بارے میں کئی سوالوں کے جوابات قرآنی آیات کی مدد سے دیئے اور ہمارے اس پروگرام کے بعد کئی راتوں بوسنیا کے ٹی-وی پر یہ قرآنی محفل نشر ہوتی رہی- کچھ دن بعد محمد حسین نے اسلامی کانفرنس میں شرکت کی جو قرآن اور انسانی حقوق پر منعقد ہوئی اور اس میں آدھا گھنٹہ بہترین پروگرام پیش کیا- پھر ریڈیو اور ٹی-وی کے پروگرام میں بھی شرکت کی گئی جس میں لوگ ٹیلی فون پر براہ راست سوال کرتے تھے اور محمد حسین ان کے جوابات دیتے تھے جیسا کہ اطلاعات ملی ہیں کہ بوسنیا کے ٹی-وی پر پورا ماہ رمضان محمد حسین کی طرف سے پیش کئے گئے- پروگرام ٹی- وی سے نشر کئے جاتے رہے-

بوسنیا کی عوام نے بڑے پیمانے پر محمد حسین کے پروگراموں کو پسند کیا اور ہمارا شاندار استقبال کیا-(اس کے علاوہ ترکی اور شام کا سفر بھی کیا اور تین دن کا قیام ہمارا شام میں تھا- دمشق ٹی-وی کے چینل نمبر ۲ پر نماز جمعہ سے پہلے ایک پروگرام ترتیب دیا گیا جسے بہت ہی پسند کیا گیا اور اس کی وجہ یہ تھی کہ سید محمد حسین کی ساری گفتگو عربی میں تھی اور یہ سب سامعین کے لئے حیرت انگیز تھا کہ (ایک چھوٹا سا بچہ جو کہ غیر عرب تھا کس طرح فصیح عربی میں گفتگو کر رہا ہے اور ہر سوال کا جواب قرآن کی آیت سے دیتا ہے-

س : محمد حسین سکول جاتے ہیں؟

ج : کوئی سکول ایسا نہیں ہے جو انکی حیرت انگیز صلاحیتوں اور خداداد صلاحیتوں اور خداداد انرجی کو کنٹرول کر سکے اس لئے (سپیشلائزیشن) کی سطح پر Language کی یونیورسٹی میں جا رہے ہیں اور صرف و نحو کو تخصص کی سطح پر حاصل کر رہے ہیں ایک اور کام جو کر رہے ہیں وہ یہ ہے کہ ہم تاریخی مسائل پر کام کر رہے ہیں تاکہ مختلف مسائل پر ان کا غلبہ زیادہ ہو جائے- ایک اور کام جس پر ہم توجہ دے رہے ہیں وہ فن خطابت ہے اور وہ بھی تخصص کے حوالے سے ہے تاکہ وہ اس فن میں بھی ایک استاد کی حیثیت حاصل کر جائیں-

س : محمد حسین کے حافظہ اور صلاحیتوں کے متعلق کچھ اور بتائیں-

ج : جب وہ ایک کتاب کو دو دفعہ پڑھ لیں تو انہیں کتاب ازبر ہو جاتی ہے وہ اس وقت عربی زبان کے اشعار بھی حفظ کر رہے ہیں اور سینکڑوں اشعار مختلف عرب شعراء کے انہیں حفظ ہیں-

س- آپ کے کتنے بچے ہیں؟

ج- میرے چار بچے ہیں- دو بیٹیاں بنت الہدیٰ اور نور الہدیٰ- دو بیٹے ہیں، علم الہدیٰ اور مصباح الہدیٰ- (علم الہدیٰ سید محمد حسین کا لقب ہے)-

س- سید محمد حسین کی شخصیت کے بارے میں کچھ اور بیان کریں؟

ج- جب ہم سعودی عرب میں تھے وہاں کے بہت بڑے عالم جس نے ایک سو دس سے زیادہ

کتابیں تالیف کی ہیں وہ کہتے ہیں' میں تاریخ کے مضمون کا استاد ہوں مجھے نہیں معلوم کہ ایسا بچہ جس کی عمر فقط پانچ سال ہو اور قرآنی علوم اور معارف پر اس طرح مسلط ہو اور وہ اس اعلیٰ مرتبہ پر قرآن سے گفتگو کر سکے' کہیں ہو ایسا بچہ نہ شیعوں میں موجود ہے اور نہ اہل سنت میں- نہ اب ہے اور نہ پہلے تھا- اس میں شک نہیں ہے کہ بہت سارے قرآن کے حافظ موجود ہیں جن کی عمریں اس سے زیادہ ہیں بالخصوص انقلاب اسلامی کے بعد ہم نے سنا ہے کہ وہاں پر ایسے بچے موجود ہیں جو سارے قرآن کے حافظ ہیں جب کہ انکی عمریں سات آٹھ سال یا نو سال کی ہیں لیکن محمد حسین کا ذہن قرآن کی تمام آیات پر کمپیوٹر کی طرح بڑی تیزی کے ساتھ اور پوری دقت کے ساتھ کام کرتا ہے- محمد حسین کے والد نے مزید بتایا کہ میں نے اسے قرآن کے الفاظ' انکے معنی کے ساتھ اسے حفظ کرائے ہیں لیکن ان الفاظ کا جوڑنا آیات کے سوالوں کی مناسبت سے انتخاب اور قرآنی آیات سے گفتگو' یہ اس کی اپنی طرف سے ہے اور یہ اللہ کا لطف ہے- اللہ کی عنایت ہے اور اللہ کی عطا ہے- لہٰذا آپ دیکھیں گے کہ وہ اکثر سوالوں کے جواب قرآن سے دیتا ہے اور اس کی کوشش ہوتی ہے کہ وہ اپنی زندگی کے معمولات میں گفتگو کرے تو قرآن سے اور عمل کرے تو قرآن پر- ایک مجلس میں سو سوال کئے گئے- انہوں نے تمام سوالوں کے جواب قرآنی آیات سے دیئے-

س- مہربانی فرما کر چند مقامات ہمارے لئے بیان فرمائیں؟

ج- ا- امریکہ سے تعلقات قائم کرنے کے بارے میں رائے پوچھی گئی تو محمد حسین نے فرمایا- اِنَّ الشَّیْطَانَ لَکُمْ عَدُوٌّ فَاتَّخِذُوْهُ عَدُوًّا (سورہ فاطر' آیت ٦) بے شک شیطان تمہارا دشمن ہے' تم بھی اسے اپنا دشمن بنائے رہو' مزید فرمایا! یَا اَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْالَا تَتَّخِذُوْا بِطَانَةً مِّنْ دُوْنِكُمْ لَا یَاْلُوْنَكُمْ خَبَالًا (سورہ آل عمران' آیت ١١٨) اے ایمان دارو! اپنے مومنین کے سوا غیروں کو اپنا راز دار نہ بناؤ کیونکہ یہ غیر لوگ تمہاری بربادی میں کچھ کسر اٹھا نہیں رکھیں گے- علامہ محمد تقی جعفری (جو بہت بڑے فلسفی ہیں) نے آپ سے پوچھا کہ آپ اپنے کس استاد سے محبت کرتے ہیں تو آپ نے جواب دیا- اَلرَّحْمٰنُ ○ عَلَّمَ الْقُرْاٰنَ ○ خَلَقَ الْاِنْسَانَ ○ عَلَّمَهُ الْبَیَانَ ○ سورہ رحمان' آیت ١ تا ٤) بڑا مہربان خدا' اسی نے قرآن کی تعلیم فرمائی- اسی نے انسان کو پیدا کیا اور اسی نے اس کو اپنا مطلب بیان کرنا سکھایا- کسی ایک نے سوال کیا کہ آپ ہمارے لیے ایسے فقراء کے بارے میں آیت بیان کریں جو اسے کاروبار قرار دیتے ہیں تو آپ نے فرمایا- یَعْلَمُوْنَ ظَاهِرًا مِّنَ الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا وَهُمْ عَنِ الْاٰخِرَةِ هُمْ غٰفِلُوْنَ (سورہ روم' آیت ٧)- یہ لوگ بس دنیاوی زندگی کی ظاہری حالت کو جانتے ہیں اور یہ لوگ آخرت سے بالکل غافل ہیں-

ہمارے ہاں امام خمینی کی برسی کے سلسلہ میں مراسم ہو رہے تھے کہ ایک خاتون نے سوال کیا کہ عورت سربراہ مملکت بن سکتی ہے تو آپ نے فرمایا- اَلرِّجَالُ قَوّٰمُوْنَ عَلَى النِّسَآءِ (سورہ نساء آیت ٣٤)- مردوں کا عورتوں پر قابو ہے- ان سے حضرت مسیح کے بارے میں سوال کیا گیا تو آپ نے فرمایا- وَمَا

قَتَلُوهُ وَمَا صَلَبُوهُ وَلَكِنْ شُبِّهَ لَهُمْ (سورہ نساء' آیت ۱۵۷) ان لوگوں نے اسے قتل ہی کیا اور نہ سولی ہی دی' مگر ان کے لئے ایک دوسرا شخص عیسیٰ کے مشابہ کر دیا گیا- ایک عورت نے سوال کیا کہ کس طرح آپ کے لئے قرآن مجید کو اس طرح یاد کر لینا ممکن ہوا تو اس نے جواب دیا- اَللّٰہُ اَعْلَمُ حَیْثُ یَجْعَلُ رِسَلَتَہٗ (سورہ انعام' آیت ۱۲۴)- اور خدا جہاں (جس دل میں) اپنی پیغمبری قرار دیتا ہے اس کی قابلیت و صلاحیت کو خوب جانتا ہے- بعض اوقات مزاح کے طور پر قرآنی آیات کا انتخاب کرتے ہیں- جب ہم منیٰ میں تھے -ایام حج میں خیمہ میں بیٹھے کہ حجاج کرام سر کا حلق کروا کر آ رہے تھے- ایک حاجی سر منڈوا کر آیا اور آ کر بیٹھ گیا اور پھر ایک دوسرا حاجی آ گیا' وہ بھی سر منڈوا کر آیا اور پہلے کے ساتھ آ کر بیٹھ گیا تو علم الھدیٰ نے ان دونوں کو دیکھ کر فرمایا! نود علی نود (سورہ نور' آیت ۳۵)- نور کی نور پر جوت پڑ رہی ہے-

حکومتی حج وفد کے اراکین میں سے ایک رکن ڈاکٹر حسین نے کہا! ھَلْ اَتَّبِعُکَ عَلٰی اَنْ تُعَلِّمَنِ مِمَّا عُلِّمْتَ رُشْدًا (سورہ کہف' آیت ٦٦)- کیا آپکی اجازت ہے کہ میں اس غرض سے آپ کے ساتھ رہوں جو رہنمائی کا علم آپ کو خدا کی طرف سے سکھایا گیا ہے' اس میں سے کچھ مجھے بھی سکھا دیجئے- بغیر کسی رکاوٹ اور جھگڑے کے جواب دیا- اِنَّکَ لَنْ تَسْتَطِیْعَ مَعِیَ صَبْرًا (سورہ کہف' آیت ٦٧)- میں سکھا دوں مگر آپ سے میرے ساتھ صبر نہ ہو سکے گا- آیت اللہ خز علی نے میکونوس کی عدالت (جرمنی کی عدالت) کے فیصلہ اور اس کے حوالے سے بین الاقوامی طور پر جو شور مچایا گیا اور ایران کے خلاف پروپیگنڈہ کیا جا رہا ہے اس بارے میں محمد حسین سے سوال کیا تو آپ نے فرمایا! فَاَرَادُوْا بِہٖ کَیْدًا فَجَعَلْنٰھُمُ الْاَسْفَلِیْنَ ہ (سورہ الصفات' آیت ۹۸)- پھر ان لوگوں نے ابراھیم کے ساتھ مکاری کرنا چاہی تو ہم نے آگ کو گلزار کر کے انہیں نیچا دکھایا- آیت اللہ رے شہری نے سوال کیا کہ آپ اپنے بہن بھائیوں سے لڑتے ہیں تو محمد حسین نے جواب دیا! وَلَاتَنَازَعُوا فَتَفْشَلُوا وَ تَذْھَبَ رِیْحُکُمْ (سورہ الانفال' آیت ۴٦)- اور آپس میں جھگڑا نہ کرو ورنہ ہمت ہار لو گے اور تمہاری ہمت (ہوا تک) اکھڑ جائے گی اور پھر انہوں نے سوال کیا کیا آپ کے والد آپ پر غصہ کرتے ہیں- اس نے کہا- وَاِذَا مَا غَضِبُوْا ھُمْ یَغْفِرُوْنَ (سورہ شوریٰ' آیت ۳۷) اور جب غصہ آتا ہے تو معاف کر دیتے ہیں- بہت سارے اور مقامات ہیں جن میں محمد حسین نے حیرت انگیز جوابات دیئے ہیں جن کو اس جگہ بیان نہیں کیا جا سکتا- یہ ایک بہت بڑی نعمت ہے جو اللہ تعالیٰ نے ہمارے اوپر احسان کیا ہے اور یہ ہمارے ملک پر خدا کا انعام ہے بلکہ پورے عالم اسلام کے لئے ایک نعمت عظمیٰ ہے اور خداوند کا احسان عظیم ہے-

س- گھرانے کا ماحول کس قدر بچے کی تربیت پر اثر انداز ہوتا ہے؟

ج- اس میں شک نہیں کہ گھرانے کا ماحول اپنے بچوں کی تربیت پر بہت زیادہ اثر انداز ہوتا ہے- دیکھا گیا ہے کہ جن گھرانوں میں قرآن سے انس و محبت ہے' جن گھرانوں میں قرآنی علوم پر کام ہو رہا

ہوتا ہے ان کے بچوں پر اس کا کافی اثر دیکھنے میں آیا ہے کہ اس لئے یہ ممکن نہیں ہے ایسے والدین اپنے بچوں کو قرآنی بچہ تربیت کر سکیں جن کا قرآن سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ میری نظر میں بارہ سال سے پندرہ سال تک کا سن قرآن حفظ کرنے کے لئے انتہائی مناسب ہے۔

س۔ بہت سارے افراد کا نظریہ ہے کہ اپنے بیٹے کی تربیت میں آپکا بہت زیادہ کردار رہا ہے۔ کیا اس سلسلے میں بچے کی والدہ کا بھی کردار ہے؟

ج۔ ماں کا اس سلسلے میں بہت زیادہ کردار ہے۔ وہ بھی قرآن مجید کی چند اجزاء کی حافظہ ہیں۔ ہم قرآن کے حفظ سے متعلق باہمی مقابلے بھی منعقد کراتے تھے۔ ابھی علم الھدیٰ پیدا نہیں ہوئے تھے' جب علم الھدیٰ کا حمل ٹھہرا تو اس نے بہت ساری لڑکیوں کو قرآن کا حافظ بنایا۔ وہ حفظ کی پانچ کلاسوں کو چلا رہی تھیں۔ پس اس عمل کے جو وضعی اثرات ہیں وہ علم الھدیٰ پر پڑے۔ اس طرح سے کہ وہ اپنی عمر کے دوسرے سال میں تھا کہ قرآن مجید کے تیسویں پارے کا حافظ ہو گیا۔ بغیر اس کے کوئی اس کو تعلیم دے۔ ہم سے ڈاکٹروں کی ایک ٹیم نے ملاقات کی جو اس منصوبے پر تحقیقات کر رہے ہیں کہ قرآن مجید کی آوازیں حمل پر کیا اثر چھوڑتی ہیں۔ ان کا کہنا تھا کہ بچہ ماں کے شکم میں پانچویں مہینے سے آوازیں سنتا ہے اور اس کی مثال علم الھدیٰ ہے۔ میں نے انہیں بتایا کہ علم الھدیٰ شکم میں تھا تو اس کی ماں روزانہ پورا ایک پارہ قرآن کا بلند آواز میں پڑھتی تھیں۔ اس کی ماں بیان کرتی ہے کہ میں نے بھی علم الھدیٰ کو بغیر وضو کے دودھ نہیں دیا اور لہو لعب کی محافل میں بالکل شرکت نہیں کی ہماری غذا کا انتظام فقط اس پیسے سے ہوتا ہے جو ہمیں حوزہ علمیہ سے ماہانہ وظیفہ ملتا ہے اور اب بھی اسی وظیفہ پر گزارا کرتے ہیں۔ ہدایا اور تحائف جو علم الھدیٰ کے لئے ملتے ہیں۔ ہم انہیں محفوظ کر رہے ہیں تاکہ علم الھدیٰ بڑا ہو کر خود ان سے استفادہ کرے۔ ہم خود ان ہدایاء اور تحائف کو اپنے استعمال میں نہیں لا رہے۔

س۔ ہمارے لئے بیان کریں کہ علم الھدیٰ کو کس طرح سے قرآن حفظ کراتے تھے۔ یعنی حفظ کرانے کا کیا طریقہ تھا؟

ج۔ عام طریقے سے اور بہت سادہ اور عام فہم طریقے سے جس طرح الفاظ معنی کے سانچے ہیں اسی طرح مختلف اشارات بھی معنی کے قالب اور سانچے ہیں۔ اس لئے ہم نے ہر حرف یا ہر اسم' یا ہر فعل کے لئے ایک مخصوص اشارہ اس طرح سے قرار دیا ہے کہ علم الھدیٰ اس اشارے سے میرے مقصود کو سمجھ جائے۔ یہاں تک کہ دور فاصلے سے بھی مقصود کو اشارے کے ذریعے سمجھ جائے۔ اس اشارے سے وہی کلمہ اور لفظ پڑھتا ہے جو میں اشارے کے ذریعے قصد کرتا ہوں۔ پس بچے جو ہیں وہ درس سمجھ جاتے ہیں۔ اگر اس میں تنوع ہو تو شروع میں ہم روزانہ آدھی سطر حفظ کرتے تھے۔ ایک ماہ تک ایسے ہی رہا۔ پھر ہم نے اس میں اضافہ کیا اور ایک سطر کے برابر حفظ کراتے تھے۔ پھر پانچ سطریں

روزانہ اور آخر کار آدھا صفحہ روزانہ اور اس کی پابندی جاری رکھی۔ یہاں تک کہ پورا قرآن حفظ کرا دیا۔ اس جگہ قرآن کو حفظ کرنے کے لئے کچھ اور نقاط بھی موجود ہیں جن کو اس جگہ بیان کرنے کی گنجائش نہیں ہے۔

س۔ آپ ۱۴۱۸ھ کے حج میں مکہ معظمہ تشریف لے گئے اور وہاں پر جو پروگرام ہوئے اس کی کافی شہرت ہے۔ مہربانی فرما کر اس سلسلے میں بھی کچھ ارشاد فرمائیں۔

ج۔ حج وفد میں ہمارے بہت سارے پروگرام تھے جس طرح ہم نے افریقی، یورپی اور ایشیائی حج وفود کی دعوت پر ان کے ہاں پروگراموں میں شرکت کی۔ سعودی عرب کی وزارت اطلاعات میں ایک پروگرام میں شرکت کی جس نے سب کو انتہائی حیرت میں ڈال دیا۔ اور اس طرح علم الھدیٰ دنیائے اسلام میں مشہور ہو گئے۔ جیسے ہی ہم جدہ ایئرپورٹ پر پہنچے تو تین سو فرانسیسی مسلمان حاجیوں کے قافلے کی نظر علم الھدیٰ پر پڑی اور انہوں نے اس کو پہچان لیا اور اس کے ساتھ بہت زیادہ فوٹو گرافی کی۔ علم الھدیٰ کے ساتھ سعودی عرب کے مشہور مجلّے البلاد نے تفصیلی معلومات تصاویر کے ساتھ شائع کی ہیں۔

س۔ آپ کی رائے میں حوزہ علمیہ کے دینی طلبہ قرآن مجید سے استفادہ کرنے کے لئے کیا طریقہ اپنائیں؟

ج۔ کتاب منیۃ المرید شہید ثانی کی تالیف ہے اس میں آیا ہے (یہ کتاب طلباء اور اساتذہ کے لئے تعلیم و تعلم کے آداب و شرائط کے متعلق لکھی گئی ہے) سب سے پہلے قرآن مجید کو اچھی طرح حفظ کرو۔ پھر نحو، صرف، معانی، بیان، فقہ اور اصول الفقہ کی تعلیم حاصل کرو لیکن افسوس ہے کہ ہمارے دینی مدارس میں ایسا طریقہ رائج نہیں قرآن حفظ کرنے کی ضرورت محسوس نہیں کرتے۔ مگر جس وقت درس خارج کو طالب علم پہنچ جاتا ہے تو اس وقت اسے قرآن حفظ کرنے کی فکر لاحق ہو جاتی ہے۔ اس وقت اس کے پاس قرآن کو حفظ کرنے کا وقت نہیں ہوتا کیونکہ کام اور بہت ہوتے ہیں بلکہ حوزہ یا دینی مدارس میں آنے سے پہلے میٹرک کرنے کے دوران قرآن حفظ کر لے اور میٹرک کی سند بھی ہو اور پھر دینی تعلیم کی طرف آئے تو اس کے بہت ہی عمدہ اثرات مرتب ہوں گے جبکہ ابھی تک ایسا نہیں ہوا اگر دینی طالب علم قرآن کا حافظ ہے تو وہ صرف و نحو کے دروس کو بہت آسانی سے سمجھ سکتا ہے۔ قرآن سے انسان مانوس نہیں ہو سکتا جب تک سارے قرآن کو حفظ نہ کر لے۔ ہماری قرآن کے حافظ سے مراد وہ حافظ نہیں ہیں جو قرآنی مقابلوں میں شرکت کرتے ہیں اس طرح سے کہ اس کی تلاوت قرآن کرنے میں کوئی غلطی نہ ہو۔ بلکہ ہماری مراد یہ ہے کہ وہ ہر آیت کی اول سے آخر تک اچھی طرح شناخت رکھتے ہوں اور آیت و روایت کے درمیان جدائی کرنے کی صلاحیت ان میں ہو۔ دینی علوم کے طلباء پر لازم ہے کہ وہ اپنی پڑھائی کے ابتدائی مراحل میں قرآن کو غیرقرآن سے علیحدہ

کرنے کی قابلیت رکھتے ہوں اور یہ کہ وہ ذہنی طور پر فارغ ہوں تاکہ اس مقصد کو پا سکیں وگرنہ قرآن کو حفظ کرنا مشکل ہے۔ ہمارے اوپر لازم ہے کہ ہم دینی مدرسوں سے غیر ضروری دروس کا خاتمہ کر کے قرآن کو ان دروس کی جگہ وقت دیں اور قرآن کو حفظ کرنے پر توجہ دی جائے۔ یہ بہت بڑا نقصان ہو رہا ہے کہ ہمارے دینی مراکز میں قرآن کے پروگرام کم ہیں اس بات کی بھی بہت زیادہ ضرورت ہے کہ ہم ان طلباء کو امتیازی سندات اور اضافی سہولتیں مہیا کریں جو دیگر دروس کے ہمراہ قرآن مجید کے حافظ ہوں۔ آپ دیکھیں علم الھدیٰ تین سال میں ایک منظم پروگرام کے تحت اس قابل ہو گیا ہے وہ قرآن مجید کے معانی و مفاہیم کا احاطہ کر سکے۔ اس قسم کا عمل طلباء کرام بجا نہیں لاتے۔ طالب علموں پر واجب ہے کہ وہ قرآن مجید کو زیادہ وقت دیں۔

س۔ علم الھدیٰ کے متعلق کچھ یادگار لمحات ہمارے لئے بیان کریں۔

ج۔ میری بیٹی نور الھدیٰ کھیلتی تھی اور شعر پڑھتی تھی علم الھدیٰ جو کہ قرآن مجید حفظ کر رہے تھے وہ اس کے عمل سے ناخوش تھے کیونکہ وہ اس کے لئے پریشانی کا باعث بنتی علم الھدیٰ نے یہ آیت اس کے لئے پڑھی۔ وَالشُّعَرَاءُ يَتَّبِعُهُمُ الْغَاوُنَ (سورہ شعراء۔ آیت ۲۲۴)۔ ترجمہ۔ اور شاعروں کی پیروی تو گمراہ کیا کرتے ہیں۔

ایک دفعہ علم الھدیٰ نے اپنی بہن بنت الھدیٰ کو نصیحت کی کہ وہ غیبت نہ کرے تو اس کے لئے غیبت والی آیت پڑھ دی تو بنت الھدیٰ نے جواب دیا کہ میں نے غیبت نہیں کی تو علم الھدیٰ نے یہ آیت اس کے لئے پڑھی۔

قَدْ جَاءَنِی مِنَ الْعِلْمِ مَالَمْ یَاتِکَ فَاتَّبِعْنِی(سورہ مریم آیت ۴۳)۔ ترجمہ۔ میرے پاس وہ علم آ چکا ہے جو آپ کے پاس نہیں آیا۔

ایک دفعہ میں نے علم الھدیٰ سے کہا کہ مجھے **تعلیم اللغة العربیة** کی کتاب لا دو تو وہ کتاب لے آئے اور اس پر پڑی ہوئی گرد کو جھاڑ رہے تھے اور فرما رہے تھے۔ عَلَيْهَا غَبَرَةٌ (سورہ عبس' آیت ۴۰)۔ ترجمہ۔ اس پر گرد پڑی ہوئی ہے۔

جب میں نے اس سے کتاب لی میں نے اسے بے توجھگی میں قرآن مجید پر رکھ دیا تو اس نے مجھے متوجہ کرنے کے لئے یہ آیت پڑھی۔ وَ كَلِمَةُ اللّٰهِ هِیَ الْعُلْیَا (سورہ توبہ' آیت ۴۰)۔ ترجمہ۔ اور خدا ہی کا بول بولا ہے۔ (آپ کی مراد کلمہ اللہ سے قرآن مجید تھا) تو میں متوجہ ہوا تو پھر میں نے اسے قرآن کے نیچے رکھا۔ ایک شخص نے قرآن کے مختلف الفاظ اور جملوں کو ملا کر پڑھا اور کہا کہ یہ کونسی آیت ہے؟ تو علم الھدیٰ نے یہ آیت پڑھی۔ (سورہ طہٰ' آیت ۶۱) وَیْلَکُمْ لَا تَفْتَرُوْا عَلَی اللّٰهِ كَذِباً فَیُسْحِتَکُمْ بِعَذَابٍ ترجمہ۔ تمہاری ناس ہو خدا پر جھوٹی جھوٹی افترا پردازیاں نہ کرو ورنہ عذاب سے تمہارا ملیامیٹ کر دے گا۔

س : آپ والدین کے لئے کوئی نصیحت فرمائیں۔

ج : والدین جس طرح اپنے بچوں کی خوراک' انکے لباس اور تعلیم کا خیال رکھتے ہیں اور ان امور پر توجہ دیتے ہیں اسی طرح قرآن کی تعلیم کے لئے بھی اپنے بچوں پر سرمایہ گزاری کریں اور اس کے لئے کافی وقت مخصوص کریں کیونکہ علم قرآن ہی اصل علم ہے۔

پچھلے سال حج کے موقع پر علم الهدیٰ اپنے والدکے ساتھ مکہ مکرمہ تشریف لے گئے اور وہاں کئی قرآنی محافل میں شرکت کی ایسی ہی محفل ایرانی حاجیوں کی رہائش گاہ میں منعقد ہوئی۔ اس کا حال ملاحظہ فرمایئے :

تیرہ ذی الحجہ ۱۴۱۸ ھ۔ق کو ایرانی حاجیوں کی رہائش گاہ مکہ معظمہ میں ایک محفل کا سماں تھا۔ بہت بڑے ہال میں ایران اور دوسرے ممالک کے بڑے بڑے علماء' اساتذہ اور اہل علم حضرات تشریف فرما تھے۔ اور ہر ایک کی زبان پر اسی حیران کر دینے والے بچے کا تذکرہ تھا۔ وہاں سب لوگ اسی بچے کے منتظر تھے جو اپنے والد کے ساتھ آنے والا تھا۔

ابھی ادھر ادھر کی باتیں ہو رہی تھیں کہ ایک ایرانی بزرگ اندر داخل ہوئے۔ ان کے ساتھ ایک پیارا سا بچہ تھا۔ ذہانت اس کے ماتھے پر چمک رہی تھی۔ بڑے بڑے علماء اس بچے کو دیکھ کر احتراماً" کھڑے ہو گئے۔بچے کو ایک کرسی پیش کی گئی۔ سب حاضرین کو سلام کرنے کے بعد نورانی شکل والا بچہ کرسی پر بیٹھ گیا۔ اس نے ادھر ادھر نظر دوڑائی اور اپنی دائیں سمت دیکھا جہاں مشہد مقدس کے صف اول کے مدرس و استاد محترم اس وقت سگریٹ پی رہے تھے۔ بچے نے ان کی طرف دیکھتے ہوئے قرآن مجید کی ایک آیت تلاوت کی۔ " **وَلَا تُلْقُوا بِاَيْدِيْكُمْ اِلَى التَّهْلُكَةِ** " "اپنے آپ کو اپنے ہاتھوں سے ہلاکت میں نہ ڈالو۔" (سورہ بقرہ' آیت نمبر ۱۹۵)۔ اس قدر مناسب حال آیت اس بچے کے منہ سے سن کر آقائے مصطفیٰ اشرقی بے حد متاثر ہوئے۔ انہوں نے فوراً" ہی اپنی سگریٹ ایش ٹرے میں بجھا دی۔

اس کے فوراً" بعد محفل میں موجود علماء نے اس بچے سے حفظ قرآن اور فہم قرآن کے حوالے سے سوالات کرنا شروع کر دیئے۔ بچے کا حافظہ اور اعتماد قابل دید تھا۔وہ ہر سوال کو بڑے تحمل سے سنتا اور فوراً" ہی اس کا قرآن کی آیت سے جواب دیتا۔ ایک عالم دین نے بچے سے کہا کہ آپ ہمارے لئے دعا کریں۔ بچے نے فوراً" کہا۔ "**رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ اَزْوَاجِنَا وَ ذُرِّيّٰتِنَا قُرَّةَ اَعْيُنٍ وَّاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِيْنَ اِمَامًا**" پروردگارا! ہمیں ہماری بیویوں اور اولاد کی طرف سے ٹھنڈک عطا فرما اور ہمیں پرہیز گاروں کا پیشوا بنا دے۔" (سورہ الفرقان۔ آیت ۷۴)

ایک بزرگ نے بچے سے کہا۔ "آپ کوئی نصیحت کریں۔" بچے نے بے ساختہ یہ آیت پڑھ دی۔ **وَسَارِعُوا اِلٰى مَغْفِرَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَ جَنَّةٍ عَرْضُهَا السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ اُعِدَّتْ لِلْمُتَّقِيْنَ**" ترجمہ۔ "اور اپنے پروردگار کی بخشش اور جنت کی طرف دوڑ پڑو جس کی وسعت آسمان و زمین کے برابر ہے اور جو

پرہیزگاروں کے لئے مہیا کی گئی ہے۔" (آل عمران' آیت ۱۳۳)
ایک صاحب نے بچے سے پوچھا۔ "اگر میں آپ کو کوئی تحفہ پیش کروں تو آپ قبول کریں گے؟" بچے نے جواب میں یہ آیت پڑھی۔ "اِنْ اَجْرِیَ اِلَّا عَلَی اللّٰہِ" مجھے میرا اجر اللہ ہی دے گا۔" (سورہ ھود' آیت ۲۹)

اس پانچ سالہ بچے کی یاداشت' ذہانت اور آیات قرآنی کے بروقت استعمال کی یہ استعداد دیکھ کر سعودی عرب کی کئی اعلیٰ شخصیات بہت متاثر ہوئیں سعودی عرب کے وزیر داخلہ کی محمد حسین طباطبائی سے ملاقات سے پہلے قرآن کے حوالے سے باقاعدہ ٹیسٹ لیا گیا۔ بعد میں سعودی وزیر داخلہ اس کی فی البدیہہ گفتگو اور اس کے برجستہ جوابات سے بے حد متاثر ہوئے اور انہوں نے کہا۔ " سعودی عرب میں حفظ قرآن کے پانچ سو مراکز کام کر رہے ہیں مگر ان مراکز میں ایک بھی حافظ قرآن اس بچے کے پائے کا موجود نہیں ہے۔ وزیر داخلہ نے اس ملاقات میں محمد حسین سے پوچھا۔ "بیٹے! تمہاری کوئی خواہش ہو تو بتاؤ ہم اسے پورا کریں گے۔"

اس فراخدلانہ پیش کش کے جواب میں محمد حسین طباطبائی نے بے اختیار آیہ مودت کی تلاوت کی۔ قُلْ لَا اَسْئَلُکُمْ عَلَیهِ اَجْرًا اِلَّا الْمَوَدَّةَ فِی الْقُربٰی۔ ترجمہ۔ "(اے رسول) کہہ دو کہ میں تم سے اس تبلیغ رسالت کا کوئی اجر (معاوضہ) نہیں مانگتا سوائے اس کے کہ تم میرے اہل بیت سے محبت کرو۔" (سورہ شوریٰ' آیت ۲۳)

اس ملاقات کے آخر میں چائے سے تواضع کی گئی۔ پانچ سالہ بچے نے چائے کے چند گھونٹ لے کر چائے کی پیالی رکھ دی۔ وزیر داخلہ نے اپنے ملازمین سے کہا کہ اس بچے کی بچائی ہوئی چائے احتیاط سے رکھیں میں بطور تبرک اس چائے کو پیوں گا۔

سید محمد حسین طباطبائی سے انٹرویو

جناب محمد حسین السلام علیکم

ج : سَلَامٌ قَوْلًا مِّنْ رَّبٍّ رَّحِیمٍ رب مہربان کی طرف سے سلام کا پیغام آئے۔ (سورہ یاسین' آیت ۵۸)

س : اپنا تعارف کروائیں۔

ج : اِنِّی عَبْدُاللّٰہِ (مریم۔ ۳۰)(بے شک میں اللہ کا بندہ ہوں)(اپنا تعارف کروانے کی بجائے انہوں نے قرآن کریم کی آیہ کریمہ سے استفادہ کرتے ہوئے اپنے آپ کو خدا کا بندہ کہا۔)

سول : آپ کا مزاج کیسا ہے؟

ج : وَاِنْ تَعُدُّوا نِعْمَتَ اللّٰہِ لَا تُحْصُوهَا(نحل' ۱۸) (ابراہیم' ۳۴) اگر تم اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کو شمار کرو تو شمار نہیں کر سکو گے۔

س : آپ کی عمر کیا ہے؟

ج : وَلَا خَمْسَةٍ اِلَّا ھُوَ سَادِسُھُمْ (المجادلہ۔ ۷) (کوئی پانچ افراد ایسے نہیں ہوتے مگر وہ' اللہ ان میں چھٹا ہوتا ہے۔) آیہ کریمہ ہی کی مدد سے انہوں نے اپنی عمر "چھ" سال بتلائی۔)

س : حفظ قرآن کریم کے علاوہ آپ کی دیگر مصروفیات بھی ہیں؟

ج : ولی فیھا مآرب اخری (طہ۔ ۱۸) (اور میں اس سے کچھ اور بھی کام لیتا ہوں) یعنی میں کچھ دوسرے کام بھی کرتا ہوں (مراد یہ ہے کہ حفظ قرآن کے علاوہ آیات کی مدد سے تکلم اور ان سے محاورے کا کام بھی لیتا ہوں) وَمَا عَلَّمْنٰهُ الشِّعْرَ وَمَا یَنْبَغِی لَهُ (یاسین ۔۶۹) (ہم نے ہرگز (اپنے رسولؐ) کو شعر کی تعلیم نہیں دی اور نہ ہی اس کے لئے مناسب ہے) یہ آیت اس لئے بیان کی کہ گلستان سعدی و محتشم کاشانی کے اشعار بھی حفظ ہیں وَالسَّمَاءَ بَنَیْنٰهَا بِاَیْدٍ (الذاریات۔ ۴۷) (ہم نے آسمان کو اپنے ہاتھوں سے یعنی اپنی قدرت سے بنایا) سید محمد حسین کی صلاحیتوں میں سے ایک حیران کن صلاحیت یہ بھی ہے کہ وہ اپنے والد گرامی کے ہاتھ کے اشاروں سے مطلوبہ آیات کو سمجھ لیتے ہیں اس کے بغیر کہ انہیں کوئی ایک لفظ بھی بتایا جائے۔

س : آپ قرآن کریم کو کتنا پسند کرتے ہیں؟

ج : اِنِّیْ اَحْبَبْتُ حُبَّ الْخَیْرِ (ص۔ ۳۲) (اسے میں اپنے رب کی خاطر پسند کرتا ہوں یعنی میں اچھی چیزوں کو پسند کرتا ہوں۔)

س : شب و روز میں آپ قرآن کریم کی تلاوت' کس وقت کرتے ہیں؟۔

ج : فَسُبْحَانَ اللّٰهِ حِیْنَ تُمْسُوْنَ وَ حِیْنَ تُصْبِحُوْنَ (الروم۔ ۱۷)(اللہ تعالی پاک و منزہ ہے' اسی کی تسبیح و تنزیہ کرو۔ جس وقت شام کرتے ہو اور صبح کرتے ہو۔) مراد یہ ہے کہ میں رات کو بھی اور دن میں بھی قرآن کریم کی تلاوت کرتا ہوں۔)

س : آپ حج کے لئے شرف یاب ہوئے تھے۔ وہاں کے سفر کا کوئی واقعہ بتایئے؟

ج : وَلِبُیُوْتِھِمْ اَبْوَابًا وَّ سُرُرًا عَلَیْھَا یَتَّکِئُوْنَ وَ زُخْرُفًا (الزخرف۔ ۳۴) (یہاں آل سعود کے شہزادوں کے محلات کی طرف اشارہ ہے جہاں پر سید محمد حسین کا پروگرام منعقد ہوا۔ لَا تَنْفُذُوْنَ اِلَّا بِسُلْطٰنٍ (الرحمن۔ ۳۳) (یہاں بھی آپ نے آل سعود کی محلات کی طرف مزید اشارہ کیا ہے)

س۔ قرآن کس عمر میں حفظ کرنا شروع کیا۔ اِذْ اَرْسَلْنَا اِلَیْھِمُ اثْنَیْنِ

ج۔ یعنی قرآن کا حفظ دو سال کی عمر میں شروع کیا۔ (سورہ یاسین۔ آیت ۱۴)

س۔ آپ نے مکمل قرآن پوری خصوصیات کے ساتھ کتنی عمر میں حفظ کر لیا۔

ج۔ یُمْدِدْکُمْ رَبُّکُمْ بِخَمْسَةِ اٰلٰفٍ مِّنَ الْمَلٰٓئِکَةِ تمہارا پروردگار ایسے پانچ ہزار فرشتوں سے تمہاری مدد کرے گا۔ (سورہ آل عمران' آیت ۱۲۵) یعنی پانچ سال کی عمر مکمل حافظ قرآن بن گیا۔ واضح رہے کہ جیسا کہ علم الھدیٰ کے والد نے بتایا کہ دو سال کی عمر میں قرآن کے حافظ بن گئے اور یہ سلسلہ مزید

ارتقائی منزلیں طے کر رہا ہے۔

س- آپ نے کس طرح پانچ سال کی عمر میں پورا قرآن حفظ کر لیا؟

ج- اَنِ اشْکُرْ لِی وَلِوَالِدَیْکَ (لقمان۔ ۱۴) میرا شکریہ ادا کرو اور اپنے والدین کا۔

اس آیت سے بتانا یہ چاہتے ہیں کہ اللہ کی فضل و کرم سے اور والدین کی کوششوں سے میں نے پورا قرآن حفظ کیا ہے۔

س- کیا آپ نے حفظ کے سلسلے میں جو طریقہ اختیار کیا ہے اس سے خوش ہیں؟

ج- وَلَیُمَکِّنَنَّ لَهُمْ دِینَهُمُ الَّذِی ارْتَضَیٰ لَهُمْ (سورہ النور آیت ۵۵) اور جس دین کو اس نے ان کے لئے پسند فرمایا اس پر انہیں ضرور پوری قدرت دے گا۔

س- آپ اپنے باپ سے بہت محبت کرتے ہو؟

ج- وَ قُلْ رَّبِّ ارْحَمْهُمَا کَمَا رَبَّیَانِی صَغِیْراً (سورہ اسراء' آیت ۲۴)دعا کرو کہ اے میرے رب جس طرح ان دونوں نے میرے بچپن میں میری پرورش کی اسی طرح تو بھی ان پر رحم فرما۔

س- کیا آپ باپ سے زیادہ محبت کرتے ہیں یا ماں سے؟

ج- لَا اِلیٰ هٰؤُلَاءِ وَلَا اِلیٰ هٰؤُلَاءِ نہ ادھر نہ ادھر (سورہ نساء آیت ۱۴۳)

س- آپ حج بیت اللہ سے مشرف ہوئے کیا آپ اس سفر سے خوش ہیں؟

ج- رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ (سورہ بینہ آیت ۸)

خدا ان سے راضی ہے اور وہ خدا سے خوش۔

س- شاہی (سعودی) خاندان کے لوگ آپ سے کیا کہتے تھے؟

ج- مَا نَفْقَهُ کَثِیراً مِمَّا تَقُولُ۔ (سورہ ھود آیت ۹۱)

یعنی جو باتیں تم کہتے ہو ان میں اکثر تو ہماری سمجھ میں نہیں آتیں۔

یعنی جو کچھ وہ کہتے تھے زیادہ تر میں ان کی باتیں نہیں سمجھتا تھا کیونکہ وہ بدوی عربی (مقامی لہجہ میں) گفتگو کرتے تھے۔

س- آپ روزانہ قرآن مجید کے کتنے صفحات پڑھتے ہیں؟

ج- وَ وَاعَدْنَا مُوسیٰ ثَلٰثِیْنَ لَیْلَةً وَّ اَتْمَمْنٰهَا بِعَشْرٍ فَتَمَّ مِیْقَاتُ رَبِّهٖٓ اَرْبَعِیْنَ لَیْلَةً (سورہ اعراف آیت ۱۴۲)

اور ہم نے موسیٰ سے تیس راتوں کا وعدہ کیا تھا اور اس میں ہم نے اسے پورا کر دیا دس روز سے غرض یہ کہ اس کے پروردگار کا وعدہ چالیس رات میں پورا ہو گیا یعنی تیس سے چالیس صفحات روزانہ پڑھتا ہوں۔

س- کیا آپ تفسیر قرآن بھی پڑھنا پسند کرتے ہیں؟

ج۔ بَلٰی وَ رَبِّیْ۔(سورہ تغابن آیت ۷) ہاں اپنے پروردگار کی قسم

س۔ قرآن کے بعد کس چیز میں آپ کا شوق ہے؟

ج۔ نَحْنُ نَقُصُّ عَلَیْکَ اَحْسَنَ الْقَصَصِ۔ (سورہ یوسف آیت ۳)

ہم تم پر یہ قرآن نازل کرکے تم سے ایک نہایت عمدہ قصے بیان کرتے ہیں یعنی تاریخ سے لگاؤ ہے۔

س۔ آپ کی مجلات کے ایڈیٹروں، اساتذہ اور بیرون ملک پڑھنے والے طلباء کے متعلق کیا وصیت ہے؟

ج۔ وَاتَّقُوا اللّٰہَ وَ یُعَلِّمُکُمُ اللّٰہُ (سورہ بقرہ آیت ۲۸۲)

اور خدا سے ڈرو، خدا تم کو سکھاتا ہے (اور یہ کہ تم خدا کا تقویٰ اختیار کرو خدا تمہیں علم عطا کرے گا)۔

س۔ جناب آپ اس سال کے ماہ رمضان کے بارے میں کوئی یادگار بات بتائیں۔

ج۔ جی ہاں! پہلی ماہ رمضان تھی ہم تمام حافظان اور قاریان قرآن حضرت آیت اللہ خامنہ ای کے گھر گئے افطار کے وقت ان کے پہلو میں دسترخوان پر بیٹھے تھے کہ آغا نے مجھ سے سوال کیا۔ کہ آج روزہ سے تھے تو میں نے جواب دیا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے فَمَنْ کَانَ مِنْکُمْ مَرِیضًا" اَوْ عَلٰی سَفَرٍ فَعِدَّۃٌ مِّنْ اَیَّامٍ اُخَرَ(البقرہ۔۱۸۴) روزہ کے دنوں میں جو شخص تم میں سے بیمار ہو یا سفر میں تو اس کو چاہیے کہ دوسرے دنوں میں ان روزوں کی قضا کرے اور گنتی کو پورا کرلے۔ تو آغا مسکرا دیئے اور فرمایا کہ آپ اس آیت سے بھی استفادہ کر سکتے تھے۔ وَ عَلَی الَّذِیْنَ یُطِیْقُوْنَہٗ (بقرہ۔۱۸۴) اور جنہیں روزہ رکھنے کی طاقت ہو ۔ کیونکہ آپ میں روزہ رکھنے کی طاقت ہی نہیں اس کے بعد آغا نے فرمایا کہ آپ "چڑی روزہ" بچوں والا روزہ رکھیں یعنی چند گھنٹے کچھ نہ کھائیں اور اس کے بعد تھوڑا کھالیں۔

سید محمد حسین طباطبائی کی رہائش گاہ واقع قم میں ایک پاکستانی عالم دین اور ایک لبنانی مہمان کی ان سے ہونے والی گفتگو ملاحظہ فرمائیں :

لبنانی : جناب سید علم الہدیٰ ہمارے لئے کوئی نصیحت کریں

علم الہدیٰ : اَنِیْبُوْا اِلٰی رَبِّکُمْ (الزمر۔ ۵۴) اپنے رب کی طرف پلٹ آؤ

لبنانی : ہمارے لئے دعا کریں (وہ اسرائیلی مظالم سے شاکی تھا)

علم الہدیٰ : رَبَّنَا اَخْرِجْنَا مِنْ ھٰذِہِ الْقَرْیَۃِ الظَّالِمِ اَھْلُھَا (نساء ۷۵)

ترجمہ : اے ہمارے رب ہمیں اس قریہ سے نکال دیے جس کے باشندے بڑے ظالم ہیں۔

لبنانی : ہم اسرائیلیوں کے ساتھ کیسا سلوک کریں ۔

علم الہدیٰ : فَاِنْ قٰتَلُوْکُمْ فَاقْتُلُوْھُمْ (سورہ بقرہ ۱۹۱)

پس اگر تم سے لڑیں تو تم بھی ان کو قتل کر دو۔

لبنانی : بیت المقدس کن کے ذریعے آزاد ہو گا۔
علم الہدی : فَسَوْفَ يَاْتِی اللّٰهُ بِقَوْمٍ يُحِبُّهُمْ وَ يُحِبُّوْنَهُ اَذِلَّةٍ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ وَ اَعِزَّةٍ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ (سورہ مائدہ ۵۴)
عنقریب ہی خدا ایسے لوگوں کو ظاہر کر دے گا جنہیں خدا دوست رکھتا ہوگا اور وہ اس کو دوست رکھتے ہوں گے ایمانداروں کے ساتھ (نرم) کافروں کے ساتھ کڑے (سخت)
لبنانی : یہ مقام جو آپ کو حاصل ہوا ہے اس بارے میں آپ کیا فرماتے ہیں۔
علم الہدی : هٰذَا مِنْ فَضْلِ رَبِّیْ (سورہ نمل ۴۰)
یہ محض میرے پروردگار کا فضل و کرم ہے۔
لبنانی : اللہ تعالیٰ نے آپ کو اس طرح سے حافظ کیوں بنایا ہے اس کا فلسفہ اور حکمت کیا ہے۔
علم الہدی : اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ (سورہ حجر ۹)
بے شک ہم نے ہی قران نازل کیا ہے ہم ہی تو اس کے نگہبان ہے۔
لبنانی : لبنانی اور فلسطینی مجاہدین کے بارے میں کچھ ارشاد فرمائیں۔
علم الہدی : يُجَاهِدُوْنَ فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَلَا يَخَافُوْنَ لَوْمَةَ لَآئِمٍ (سورہ مائدہ ۵۴)
خدا کی راہ میں جہاد کریں گے (کرتے ہیں) اور کسی ملامت کرنے والے کی ملامت کی کچھ پرواہ نہیں کریں گے۔ (نہ ہی کرتے ہیں)
پاکستانی سید محمد حسین کے والد سے پوچھتے ہیں : گذشتہ سال حج کے موسم میں شاہی خاندان کے ہاں جو نشست ہوئی اس کے بارے میں کچھ بتائیں تو انہوں نے فرمایا کہ قصر ملکی میں یہ پروگرام ہوا جس میں ۲۵ شہزادے شریک تھے ان میں باقی شہزادوں کے علاوہ طلال بن عبدالعزیز بھی موجود تھے' سوالات مختلف قسم کے موضوعات سے متعلق تھے اور علم الہدی نے تمام سوالوں کے جوابات قرآنی آیات کے ذریعے دیئے آخر میں انہوں نے ایک تحفہ لا کر سامنے رکھا تو علم الہدی نے فرمایا۔ لا اسئلکم علیہ اجرا (سورہ انعام ۹۰)
میں تم سے اس کی کچھ مزدوری نہیں مانگتا۔
انہوں نے یہ تحفہ لینے سے اصرار کیا تو علم الہدی نے فرمایا۔
وَمَا عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرٌ وَّاَبْقٰى لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَلٰى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ (شوریٰ۔ ۳۶)
اللہ نے جو ہمیں دیا ہے وہ تمہارے اس ہدیئے سے بہتر ہے۔
مکہ ہی میں ایک مجلس میں جب سامعین کی طرف سے ایک بزرگ عالم دین نے آپ سے درخواست کی کہ آپ ابھی ہم سے کچھ ہدیہ طلب کریں تو ہم اسی جگہ وہ ہدیہ مہیا کریں گے تو علم الہدی نے فوراً جواب دیا۔

قُلْ لَا اَسْئَلُکُمْ عَلَیْہِ اَجْراً اِلَّا الْمَوَدَّۃَ فِی الْقُرْبٰی(سورہ شوری ۷' ۲۳)
تم کہہ دو میں اس کا اپنے قرابت داروں کی محبت کے سوا تم سے کوئی صلہ نہیں مانگتا۔
پاکستانی : پاکستان کے اندر جو مشکلات اور مصائب ہیں اس بارے میں کچھ فرمائیں:
علم الہدی : لَاتَحْزَنْ اِنَّ اللّٰہَ مَعَنَا (سورہ توبہ ۴۰) تو غم نہ کھا بے شک اللہ ہمارے ساتھ ہے۔
پاکستانی : ہمارے طلبا و طالبات قرآن حفظ کرنا چاہیں تو کیا کریں۔
علم الہدی : وَاتَّقُوا اللّٰہَ وَ یُعَلِّمُکُمُ اللّٰہُ (سورہ بقرہ آیت ۲۸۲)
اور تم لوگ خدا کا تقوی اختیار کرو اور خدواند تمہیں علم عطا کرئے گا۔
پاکستانی : ہم داخلی طور پر پریشان ہیں وحدت و یکجہتی کی فضا خود ہمارے اندر موجود نہیں ہے اس بارے میں کچھ ارشاد فرمائیں۔
علم الہدی : سَیَجْعَلُ اللّٰہُ بَعْدَ عسرٍ یُسراً(سورہ طلاق' ۷)
اللہ سختی کے بعد کچھ آسانی کر دے گا۔
پاکستانی : آپ نے جب لندن میں پروگرام مکمل کیا تو امتحان لینے والوں کا کیا احساس تھا۔
علم الہدی : فَتَبَسَّمَ ضَاحِکاً مِّنْ قَوْلِھَا(سورہ نمل' ۱۹)
پھر مسکرا کر ہنس پڑا اس کی بات سے۔
پاکستانی : آپ نے انگلستان کا سفر کیوں کیا۔
علم الہدی : اِنِّی اَحْبَبْتُ حُبَّ الْخَیْرِ
میں نے خیر اور بھلائی کو پسند کیا (یا میں خیر اور نیکی کو پسند کیا)۔ (ص' ۳۲)
پاکستانی : مجھے کوئی نصیحت کریں۔
علم الہدی : فَاقْرَءُوْامَا تَیَسَّرَ مِنَ الْقُرْاٰنِ
تم سے جتنا ہو سکے قرآن پڑھا کرو۔ (سورہ مزمل' ۲۰)
پاکستانی : پاکستانی اپنی مشکلات کے لئے کیا کریں۔
علم الہدی : اِنْ تَتَّقُوا اللّٰہَ یَجْعَلْ لَکُمْ فُرْقَاناً(سورہ انفال' ۲۹)
اگر اللہ کے حکم کی مخالفت سے ڈرو گے تو وہ تمہارے لئے حق و باطل کو الگ الگ کر دے گا۔ یعنی تقوی اختیار کرو گے تو فرقان حاصل ہو گا اور تمہاری مشکلات آسان ہوں گی۔

ڈاکٹریٹ کی ڈگری

ماہ فروری ۱۹۹۸ء حجاز یونیورسٹی کاونٹری لندن کی انتظامیہ کی دعوت پر جناب علم الہدی اپنے والد کے ہمراہ قرآنیات کے بارے میں منعقدہ ایک امتحان میں شرکت کرنے تشریف لے گئے آپ کے والد

نے بیان کیا کہ ساڑھے تین گھنٹے علم الہدی کا امتحان لیا گیا۔ سات پروفیسر جو کہ معارف قرآن کے ماہر تھے۔ سوالات کرنے والے تھے اور اور دو پروفیسر بطور نگران موجود تھے ایک سو بیس سوالات کئے گئے اس پروگرام میں کثیر تعداد میں اساتذہ' طلبا اور خصوصی مہمان بھی موجود تھے۔ انگلستان کی یونیورسٹیوں کے اسٹینڈرڈ کے مطابق قرآن کے متعلق پانچ موضوعات مخصوص کئے گئے۔

① قرآن کی تمام آیات کا باحفظ ترجمہ۔

② قرآن کی آیات کا موضوعات کی مناسبت سے بیان۔

③ قرآنی آیات کی تفسیر اور توضیح دوسری آیات کے ذریعہ۔

④ قرآن کی آیات کے ذریعے مکالمہ اور گفتگو یعنی سوالوں کے جوابات قرآنی آیات کے ذریعہ۔

⑤ قرآن کو اشارات کے توسط سے بیان کرنا۔ یعنی قرآنی آیات دیئے گئے اشارے کی مناسبت سے تلاوت کرنا جبکہ اس موضوع کا علم فقط ان کے والد کو ہوتا ہے یا سوال کرنے والے کو اس موضوع کا علم ہوتا ہے جس کا اشارہ کیا جا رہا ہوتا ہے والد اس موضوع کا اشارہ کرتے ہیں اور علم الہدی اشارے کو دیکھ کر سوال کے موضوع سے متعلق آیات کی تلاوت کرتے ہیں۔

۱۹ فروری ۱۹۹۸ء کو اس یونیورسٹی کی سب سے بڑی ڈگری یعنی ڈاکٹریٹ (پی ایچ ڈی) کی ڈگری ایک عمومی پروگرام میں ننھے حافظ جناب علم الہدی کو عطا کی گئی۔ تمام اساتذہ نے بے حد تعریف اور حیرت کا اظہار کیا اور اس کم عمری میں اتنی بڑی ڈگری حاصل کرنے والا پہلا شخص جناب علم الہدی ہے۔

جناب علم الہدی نے تقریباً تین ہفتے انگلستان میں انتہائی مصروف گزارے بہت سارے علمی تحقیقاتی اور اسلامی مراکز میں شرکت کی اور اپنے سامعین کو معارف قرآن سے آگاہ کیا اور انگلستان میں دین اسلام کی حقانیت اور قرآن مجید کے ہمیشہ رہنے والے معجزہ کی تصدیق کی اور کمپیوٹر کے دور میں تمام دانشوروں اور سائنس دانوں کو ورطہ حیرت میں ڈال دیا۔ کیونکہ جو کچھ جناب علم الہدی سے کمالات ظاہر ہو رہے ہیں ان میں زیادہ کا تعلق کسب سے نہیں بلکہ عطائی اور وھبی ہیں اور خدا کا احسان ہے کہ اس نے اپنے دین کی تصدیق اور تائید کے لئے عالم اسلام میں قم المقدسہ کے علمی مراکز سے جناب علم الہدی کا انتخاب فرمایا ہے۔ خداوندِ قرآن ہمیں قرآن پڑھنے' سمجھنے اور اس پر عمل کرنے کی توفیق عنایت فرمائے۔ ----- آمین

نصر من الله و فتح قريب و بشر المومنين (صف/۱۳)

مومنوں کو بشارت دیدو کہ خدا کی مدد سے فتح قریب ہے۔